© rasailojaraid.com

مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر

(تیسری و آخری قسط)

مرزا قادیانی......دجل و تلبیس کا امام

(ایک قادیانی مربّی سے سرراہِ مکالمہ!)

جو خصائل قائد میں ہوں یقیناً پیروکاروں میں بھی وہ خصائل ضرور پائے جاتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے پیروکاروں میں مرزا قادیانی سے بڑھ کر مرزا کا عکس نظر آیا۔ دجل و تلبیس کا ایک شاہکار ملاحظہ فرمایئے:

ایک دن اپنے ایک دوست کے ساتھ چناب نگر بازار میں جا رہا تھا کہ اتفاقاً قادیانیوں کے ایک مربّی سے ملاقات ہو گئی جو میرے دوست سے شناسائی رکھتے تھے۔

ابتدائی تعارف کے بعد مربّی صاحب کہنے لگے: مولانا! ایک بات بڑی معذرت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے کہا: فرمایئے!

کہنے لگا: قرآن مجید نے سورۃ مریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک قول نقل کیا ہے:

''انہوں نے کہا کہ جب تک میں زندہ رہوں گا' نماز پڑھتا رہوں گا اور زکوٰۃ دیتا رہوں گا۔''

سوال یہ ہے کہ ہم چونکہ ان کو وفات شدہ مانتے ہیں۔ اس لیے ہم پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ان کو وفات شدہ ماننے سے نماز اور زکوٰۃ کا مسئلہ تمام ہو چکا۔ آپ لوگ چونکہ مسیح علیہ السلام کو حیات مانتے ہیں۔ آپ سے سوال ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام زندہ ہیں تو یقیناً نماز پڑھتے ہوں گے اور زکوٰۃ بھی دیتے ہوں گے۔ کیا وہ نماز انجیلی شریعت کے مطابق پڑھتے ہیں یا حضور علیہ السلام کی شریعت کے مطابق؟ دوسری بات یہ ہے کہ آیا قبلہ اوّل کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں یا بیت اللہ شریف کی طرف؟ تیسری بات یہ ہے کہ زکوٰۃ دیتے ہیں تو کس کو کیونکہ آسمانوں پر تو فرشتوں کا بسیرا ہے اور وہ مال زکوٰۃ لینے کے اہل نہیں ہیں اور نہ ہی ان کو کچھ حاجت ہے؟

میں نے اس کے یہ سوال سن کر اس طرف توجہ ہی نہ دی بلکہ اور باتوں کی طرف لگا رہا۔ درمیان گفتگو اس نے کئی دفعہ اپنے سوالوں کے جواب چاہنے کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ مگر میں اُسے محسوس کرا رہا تھا کہ میں جواب دینا ہی نہیں چاہتا۔ ہماری ملاقات آدھ گھنٹہ سے تجاوز کر چکی تھی۔ اس کا اصرار دیکھ کر میں نے کہا: آپ کے سوال کیا تھے؟

جس پر اس نے مذکورہ سوالات کو دہرایا۔ گرمی کا موسم اور دوپہر کا وقت۔

میں نے ازراہِ مزاح کہا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب! آپ کو مسیح علیہ السلام کی نماز کی پڑی ہوئی ہے' آپ اپنا فکر کریں۔ آپ اپنے کو مسلمان سمجھتے ہیں جبکہ آپ ہمیں سرکاری مسلمان کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں تو مسلمان سے کہا گیا ہے کہ نماز قائم کرو۔ تم نماز پڑھنے کی بجائے میرے ساتھ گپیں لگا رہے ہو۔ اٹھو نماز پڑھو پھر آپ کے سوالوں کو دیکھا جائے گا۔ (مگر یہ ساری بات مزاح میں رہی)

کہنے لگا: جناب نماز تو وقت پر ہوگی۔ اس کے اوقات متعین ہیں۔ جب وقت ہوگا تو نماز بھی پڑھ لیں گے۔

میں نے کہا: گستاخی معاف! آپ فرما سکتے ہیں کہ اوقاتِ نماز کی تفصیل کیا ہے؟

مسکرا کر کہنے لگا: جناب یہ بھی کوئی چھپی ہوئی بات ہے۔ دوپہر ڈھل جائے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے پھر اتنا سایہ ہو جائے تو عصر جبکہ سورج غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی باقی اوقات صلوٰۃ کی ترتیب ہے۔

میں نے کہا: اچھا جی اجازت! مجھے جلدی ہے۔ آپ سے اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ کہیں جانا ہے۔

مربّی صاحب کہنے لگے: مہربانی فرما کر بات تو سمجھا دو۔ ہو سکتا ہے میرا فائدہ ہو جائے۔

میں نے کہا: پہلی بات تو یہ ہے کہ میں پہلی ملاقات میں ایسے اختلافی عنوانات پر گفتگو کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو سوال آپ نے کئے ہیں اس کے جواب تو خود نماز کے اوقات کی تفصیل میں ہو چکے ہیں۔ توجہ فرماؤ گے تو سمجھ آ جائے گی۔ ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ باقی یہ بھی خیال رکھو کہ سوالات کا پٹارہ ہر وقت ساتھ نہیں رکھنا چاہئے کہ جو ملے اس کے گلے میں کچھ سوال ڈال دیئے۔

نہایت عاجزانہ رنگ میں کہنے لگا: جی! مہربانی فرما کر جواب عنایت فرما دیں تو اچھا ہے۔

میں نے کہا پھر سنو: آپ نے کہا ہم نماز پڑھتے ہیں وقت پر، جو اوقات اللہ نے متعین کئے ہیں۔ اور اوقات کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دوپہر کے ڈھلنے کے بعد ظہر، سورج غروب ہونے پر مغرب باقی اوقات بھی آپ نے ایسے ہی بیان فرمائے۔ تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ نماز پڑھی جاتی ہے اوقات کے ساتھ اور اوقات کا تعلق دن رات سے ہے مگر حضرت مسیح علیہ السلام جہاں تشریف فرما ہیں' وہاں دن نہ رات۔ جہاں اوقات کا سلسلہ ہی نہیں۔ نماز ہوتی ہے اوقات پر، جب زمین پر تشریف لائیں گے تو اوقات پر نماز بھی ادا فرمائیں گے۔ آپ اپنے لیے تو نماز کی ادائیگی کے لیے اوقات کے انتظار میں ہیں مگر عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اوقات کے علاوہ نماز پڑھنے کا سوال کرتے ہیں۔

ابھی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ کہنے لگا:

حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا تھا کہ جب تک زندہ رہوں گا نماز پڑھتا رہوں گا۔ اتنا عرصہ ہوا، صدیاں بیت گئیں مگر اوقات نہ ہونے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے۔

میں نے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کی اس بات کو ذکر کیا ہے تو یہ کس وقت حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

کہنے لگا: پیدائش کے ابتدائی دنوں میں۔

میں نے کہا: جب وہ بالکل معصوم تھے۔ابھی اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے کے قابل نہ تھے۔کیا اس وقت نماز پڑھتے تھے؟ حالانکہ وہ اس دنیا میں تھے جہاں اوقات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

کہنے لگا: نہیں

میں نے کہا: اس بچپن کے وقت نماز نہ پڑھنے پر تو کسی کو اعتراض نہیں حالانکہ وہ پہلے کہہ چکے تھے کہ جب تک زندہ رہوں گا نماز پڑھتا رہوں گا تو اس جگہ کیوں اعتراض ہو رہا ہے؟ جب بچپن میں نماز نہ پڑھتے تھے اس وقت ان کے زندہ ہونے میں کوئی خطرہ نہیں تھا۔اب اگر نماز نہیں پڑھتے تو کیوں ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔باقی رہی بات زکوٰۃ کی تو تم جانتے ہو کہ زکوٰۃ کے لیے مال کا ایک خاص نصاب میں ہونا ضروری ہے اور پھر مال پر سال کا گزرنا بھی ضروری ہے کہ اس نصاب کے مطابق مال جمع رہے۔تب جا کر اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

☆ پہلی بات یہ ہے کہ کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی جو دونوں فریقوں کے ہاں متفق علیہ ہے۔اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس مال تھا؟

☆ کیا انہوں نے مال جمع کیا۔اگر مال جمع ہی نہیں تو زکوٰۃ کیسی؟

☆ اگر اس وقت ان کے پاس مال نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کا ادا نہ کرنا ان کی حیات کے منافی نہیں تھا تو اب کی زندگی کے لیے زکوٰۃ ادا کرنا کیوں مشروط کیا جا رہا ہے؟

جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ قادیانیوں کے یہ سوالات سارے کے سارے دجل و تلبیس سے مرصع ہیں کہ اسلام کی تاریخ میں پوری امت حیات مسیح علیہ السلام کی قائل ہے۔کسی کو یہ باتیں نہ سوجھیں۔ہاں! صرف مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو۔جس طرح مرزا قادیانی دجل و تلبیس کا امام تھا اسی طرح اس کی ''ذریت البغایا بھی''۔

تبدیلی ٹیلی فون نمبرز

دارِ بنی ہاشم ملتان اور مسجد احرار چناب نگر کے ٹیلی فون نمبرز تبدیل ہو گئے ہیں۔

کارکنانِ احرار اور احباب نئے نمبرز نوٹ فرمالیں

مسجد احرار چناب نگر: **047-6211523**

دارِ بنی ہاشم ملتان: **061-4511961**

© rasailojaraid.com